ترجمة الحديث

اللہ کے ڈر سے رونا

مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

﴿عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ يلج النار رجل بكى من خشية الله حتى يعود اللبن فی الضرع ولا يجتمع غبار فی سبيل الله ودخان جهنم﴾ (رواہ الترمذی، ابواب الجہاد)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص جہنم میں نہیں جائے گا جو اللہ کے ڈر سے رویا۔ یہاں تک دودھ تھنوں میں واپس چلا جائے اور اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں اکٹھا نہیں ہوگا۔''

قارئین کرام! مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص اللہ سے ڈر کر روتا ہے اور اپنے گناہوں پر ندامت کے آنسو بہاتا ہے وہ کبھی جہنم کی آگ میں داخل نہیں ہوگا اور اس کا جہنم میں جانا ایسا ہی ناممکن ہے جیسے تھن سے نکلے ہوئے دودھ کا تھن میں واپس جانا ممکن ہے۔ اسی طرح اللہ کی راہ میں جہاد کی فضیلت بھی ثابت ہوتی ہے۔ جہاد کے راستے میں مجاہد پر جو گرد و غبار پڑتا ہے، اس کے ساتھ جہنم کا دھواں جمع نہیں ہو سکتا، بشرطیکہ وہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرنے والا ہو۔ اللہ کے ڈر سے جو آنسو انسان کی آنکھ سے بہتے ہیں، ان کی اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑی فضیلت ہے۔ جیسے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ورجل ذكر الله خالصا ففاضت عيناه﴾ وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور (اس کے خوف سے) اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تو ایسا شخص اللہ کے عرش کے سائے میں جگہ حاصل کرے گا۔

حضرت ابوامامۃ صدی بن عجلان الباہلی رضی اللہ عنہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں۔ ایک آنسوؤں کا قطرہ جو اللہ کے خوف سے نکلے اور دوسرا وہ قطرہ خون جو اللہ کے راستے میں بہایا جائے اور دو نشانوں میں سے ایک نشان تو وہ ہے جو اللہ کے راستے میں لڑتے ہوئے لگے اور دوسرا نشان وہ ہے جو اللہ کے فرائض میں سے کوئی فرض ادا کرتے ہوئے لگے۔ (ترمذی)

صحابہ کرام کو اللہ رب العزت رقت قلبی اور نرم دلی عطا فرمائی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ رسول کریم ﷺ کے وعظ و نصیحت کی وجہ سے رونا شروع کر دیتے تھے اور ان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے تھے۔ جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ ایسا خطبہ ارشاد فرمایا کہ اس جیسا میں نے کبھی نہیں سنا۔ آپ نے فرمایا اگر تم وہ باتیں جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم ہنسو کم اور روؤ زیادہ۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے اپنے چہروں کو کپڑوں سے ڈھانپ لیا اور ان کے رونے کی آواز آ رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں مومنوں کے متعلق یہ فرمایا ہے ﴿ويخرون للاذقان يبكون ويزيدهم خشوعا﴾ (الاسراء) وہ روتے ہوئے ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں اور یہ قرآن ان کو خشوع میں اور بڑھا دیتا ہے۔ اور سورۃ الانفال میں اللہ نے مومنوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا ﴿انما المومنون الذين اذا ذكر الله وجلت قلوبهم واذا تليت عليهم آياته زادتهم ايمانا﴾ مومن وہ لوگ ہیں، جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں اور جب قرآن حکیم کی آیات تلاوت کی جاتی ہے ان پر تو ان کے ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

آہ! آج کا انسان کس قدر پتھر دل بن چکا ہے بلکہ پتھروں سے بھی زیادہ سخت۔ زلزلہ کی وجہ سے کس قدر قیامت صغریٰ کا منظر لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور میڈیا کے ذریعے تباہی و بربادی کے مناظر دکھائے گئے۔ لیکن اس کے باوجود ہماری زندگی کے شب و روز کے معمولات میں کوئی نمایاں تبدیلی کے آثار نظر نہیں آ رہے۔ اتنے عظیم المیے کے بعد ملک میں مجموعی طور پر اللہ کی طرف رجوع نظر نہیں آ رہا۔ کیونکہ ہمارے دلوں میں وہ خوف خدا اور خشیت الٰہی نہیں جو کبھی صحابہ کرام اور ہمارے اسلاف میں ہوا کرتی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کی سختی دور کر کے رقت اور نرمی کی دولت سے نوازے۔ (آمین)